Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۳

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ ۹ صفر ۱۳۹۹ھ ۹ صلح ۱۳۵۸ ہش ۹ جنوری ۱۹۷۹ء نمبر ۷

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۹ جنوری۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت اچھی ہے

احباب جماعت توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل و کرم سے شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے، تا دیر سلامت رکھے اور ہر لمحہ اپنی خاص تائید و نصرت کے سایہ میں رکھے۔ آمین

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

ہر نیک کام میں دعا کے ساتھ تدابیر اور جدّوجہد سے بھی کام لینا ضروری ہے

جو شخص صرف دعا کرتا ہے اور جدّوجہد نہیں کرتا وہ کامیاب اور بامراد نہیں ہو سکتا

ارشادِ باری تعالیٰ

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ (فاتحہ ۵)

ترجمہ:- (اے خدا) ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَلَا تَعْجَزْ (مسلم کتاب القدر)

ترجمہ:- اللہ تعالیٰ سے مدد چاہو (اور ساتھ ہی کوشش بھی کرو) عاجز بن کر نہ بیٹھے رہو۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"پنجوقتہ نماز میں سورہ فاتحہ کے پڑھنے کا حکم دیا۔ اس میں ایاک نعبد فرمایا اور پھر ایاک نستعین۔ یعنی عبادت بھی تیری ہی کرتے ہیں اور مدد بھی تجھ ہی سے چاہتے ہیں۔ اس میں دو باتوں کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ یعنی ہر نیک کام میں قویٰ، تدابیر، جدّوجہد سے کام لیں۔ یہ اشارہ ہے نَعْبُدُ کی طرف۔ کیونکہ جو شخص نری دعا کرتا اور جدّوجہد نہیں کرتا وہ بہرہ یاب نہیں ہوتا جیسے کسان بیج بو کر اگر جدّوجہد نہ کرے تو پھل کا امیدوار کیسے بن سکتا ہے۔ اور یہ سنّت اللہ ہے۔ اگر بیج بو کر صرف دعا کرتے ہیں تو ضرور محروم رہیں گے۔ مثلاً دو کسان ہیں ایک تو سخت محنت اور کلبہ رانی کرتا ہے یہ تو ضرور زیادہ کامیاب ہوگا۔ دوسرا کسان محنت نہیں کرتا یا کم کرتا ہے اس کی پیداوار ہمیشہ ناقص رہے گی جس سے وہ شاید سرکاری محصول بھی ادا نہ کر سکے اور وہ ہمیشہ مفلس رہے گا۔ اسی طرح دینی کام بھی ہیں۔ انہیں میں منافق، انہیں میں نکمے، انہیں میں صالح، انہیں میں ابدال، غوث، قطب بنتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے نزدیک درجہ پاتے ہیں۔" (ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۲۲۵)

خدائے تعالیٰ کو پانے کے طریقے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:-

"جو انسان عقل رکھتا ہے اور فراست رکھتا ہے اور خدائے تعالیٰ کی معرفت رکھتا ہے اور خدا سے پیار کا حصول چاہتا ہے اور لقاء چاہتا ہے اور رضوانِ باری چاہتا ہے اسے معلوم ہو کہ خدا کو پانے کے سارے راستے قرآن میں بیان کر دئے گئے ہیں اور ان پر چل کر ہی اللہ تعالیٰ کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔"

(الفضل ۲۹ اکتوبر ۱۹۷۸ء)

قرآن کریم کے بیان کردہ راستوں سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے مجلس انصار اللہ نے سہ ماہی امتحانوں کا طریق جاری کیا ہے آپ بھی شریک ہو کر فائدہ اٹھائیں۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

ناظمینِ اطفال فوری توجہ فرمائیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقفِ جدید کے سالِ نو (۱۹۷۹ء) کا اعلان فرما دیا ہے۔ جملہ ناظمین اطفال اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ ان کی مجلس کے سَو فیصد بچے اور بچیاں وقفِ جدید دفتر اطفال میں شریک ہوں۔ مکمل وعدہ جات کی فہرستیں جلد از جلد مرکز میں بھجوائیں۔

(سیکرٹری وقفِ جدید مجلسِ اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
۹ صفر ۱۳۹۹ھ
۹ صلح ۱۳۵۸ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بعض مخصوص اعمال اور ان کی موعودہ مقبولیت

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بنیادی اصل کے طور پر ایک بات یہ فرمائی ہے کہ وہ اپنے بندوں میں سے نیک اعمال۔ صدقہ و خیرات، قربانی اور دعائیں وغیرہ انہی کی قبول فرماتا ہے جو متقی ہوں چنانچہ فرماتا ہے:-

"اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ ○" (المائدہ آیت ۲۸)

ترجمہ:- اللہ صرف متقیوں سے (ان کے اعمال۔ قربانی اور دعائیں وغیرہ) قبول کرتا ہے۔

اس بنیادی اصل کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے بعض ایسے اعمال کا ذکر کیا ہے جن کے متعلق اس نے فرمایا ہے جو لوگ یہ اعمال بجا لائیں گے انہیں وہ ضرور قبولیت کے شرف سے نوازے گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اعمال متقی ہی بجا لائیں گے اور ان اعمال کی بجا آوری بجائے خود تقویٰ کی علامت ہوگی۔ مثال کے طور پر اللہ تعالیٰ ایسے اعمال اور انہیں بجا لانے والے متقیوں کا ذکر کرتے ہوئے جنہیں وہ قبولیت کے شرف سے نوازتا ہے۔ فرماتا ہے:-

"وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا ۭ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا ۭ وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا ۭ حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ړ اِنِّىْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّىْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ○ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ ۭ وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ○"

(الاحقاف آیات ۱۶-۱۷)

ترجمہ:- اور ہم نے انسان کو اپنے والدین سے احسان کی تعلیم دی تھی کیونکہ اس کی ماں نے اس کو تکلیف کے ساتھ پیٹ میں اٹھایا تھا اور پھر تکلیف کے ساتھ اس کو جنا تھا اور اس کے اٹھانے اور اس کے دودھ چھڑانے میں تیس مہینے لگے تھے پھر جب یہ انسان اپنی کامل جوانی یعنی چالیس سال کو پہنچ گیا تو اس نے کہا کہ اے میرے رب مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی ہے۔ اور (اس بات کی بھی توفیق دے) کہ میں ایسے اچھے اعمال بجا لاؤں جن کو تو پسند کرے اور میری اولاد میں بھی نیکی کی بنیاد قائم کر۔ میں تیری طرف جھکتا ہوں اور میں تیرے فرمانبردار بندوں میں سے ہوں (جو لوگ ایسا کریں گے) یہی لوگ ایسے ہوں گے جن کے اچھے اعمال ہم قبول کریں گے اور ان کی بدیوں سے ہم درگزر کریں گے۔ یہ لوگ جنت میں جائیں گے۔ یہ ایک سچا وعدہ ہے جو شروع (پیدائش آدم) سے مومنوں سے کیا جا رہا ہے۔

ان آیات سے ظاہر ہے کہ والدین کے ساتھ حسن سلوک اور ان کی اطاعت کو لازم پکڑنا اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کر کے سدا اس کا شکر ادا کرنا ایسے اعمال بجا لانا جو رضائے الٰہی پر منتج ہوں اور نہ صرف یہ کہ خود نیکی کی راہوں پر گامزن ہونا بلکہ اپنی اولاد میں بھی نیکی کی بنیاد قائم کرنا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان سب نیک اعمال بجا لانے کی توفیق عطا ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ کے حضور مسلسل دعائیں کرنا اور دعائیں کرنے سے کبھی غافل نہ ہونا انسان کی تقویٰ شعاری کا معیار اور محک ہے جبھی تو اللہ تعالیٰ نے ایسے تقویٰ شعار لوگوں کے متعلق فرمایا ہے کہ یہی وہ لوگ ایسے ہیں جن کے اچھے اعمال وہ قبول کرے گا اور ان کی لغزشوں سے درگزر کرے گا۔ اور انہیں جنت میں داخل کرے گا جیسا کہ اُولٰۗىِٕكَ الَّذِيْنَ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا وَنَتَجَاوَزُ عَنْ سَيِّاٰتِهِمْ فِيْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ سے ظاہر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے ایک سچا وعدہ قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا وَعْدَ الصِّدْقِ الَّذِيْ كَانُوْا يُوْعَدُوْنَ ○ اس سے والدین کی اطاعت اور ان کی خدمت۔ نیز اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر اس کی شکرگزاری۔ خالصۃً رضائے الٰہی کے حصول کی غرض سے نیک اعمال کی بجا آوری اور اولاد میں نیکی کی تخم ریزی اور اس کی آبیاری کی اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی عطا کردہ توفیق کے بغیر انسان از خود ان سب باتوں پر قادر نہیں ہو سکتا اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ہر مومن کے لئے یہ ضروری قرار دیا کہ وہ خاص توجہ اور درد کے ساتھ یہ دعا مانگتا رہے:-

"رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ ړ"

ترجمہ: اے میرے رب! مجھے اس بات کی توفیق دے کہ میں تیری اس نعمت کا شکر ادا کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے والدین پر کی اور (اس بات کی بھی توفیق دے) کہ میں ایسے اچھے اعمال بجا لاؤں جن کو تو پسند کرے اور میری اولاد میں بھی نیکی کی بنیاد قائم کر۔

یہ ایک بہت ہی جامع دعا ہے جو انسان کے والدین خود اس کی اپنی ذات اور اس کی آئندہ نسلوں پر حاوی ہے اور ہے بھی اس درجہ مقبول دعا کہ اس کی قبولیت کا خدا تعالیٰ نے خاص طور پر وعدہ فرمایا ہے اور وہ اپنے وعدہ کے برخلاف کبھی نہیں کرتا جیسا کہ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ سے ثابت ہے۔

○

سالِ نو مبارک ہو

آج سارے عالم کو — اُن کو، آپ کو، ہم کو
اپنے عزمِ محکم کو — جدّ و جہدِ پیہم کو
دینِ حق کے پرچم کو — ہر دلِ مکرّم کو
انبیاء کے خاتم کو — اس زماں کے آدم کو
سالِ نو مبارک ہو

چاند اور ستاروں کو — حق کے جاں نثاروں کو
اُس کے خاص پیاروں کو — مسجدوں مناروں کو
مہدیؑ کے دُلاروں کو — اُس کی یادگاروں کو
گلشنوں بہاروں کو — دلکش نظاروں کو
سالِ نو مبارک ہو

افسرانِ شاہی کو — مُلک کے سپاہی کو
عزمِ خیر خواہی کو — آہِ صبح گاہی کو
ہر قدم پہ راہی کو — ذوقِ خوش نگاہی کو
شانِ کج کلاہی کو — فقرِ خانقاہی کو
سالِ نو مبارک ہو

(محمد صدیق امرتسری ربوہ)

○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی افریقہ میں احمدیت کی تاریخ

(مکرم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر تحریک جدید)

جماعت احمدیہ کے چھیاسٹھویں جلسہ سالانہ کے دوسرے اجلاس میں ۲۷ر دسمبر ۱۹۷۸ء کو مکرم مولانا بشارت احمد صاحب بشیر نائب وکیل التبشیر تحریک جدید نے "مغربی افریقہ میں احمدیت کی تاریخ" کے عنوان پر جو تقریر فرمائی تھی اس کا متن قارئین الفضل کے استفادہ کے لئے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

میری تقریر کا عنوان ہے "مغربی افریقہ میں احمدیت کی تاریخ"۔ مغربی افریقہ سے مراد براعظم افریقہ کے وہ ممالک ہیں جو صحرائے اعظم کے جنوب مغرب میں واقع ہیں۔ یعنی (۱) سیرالیون (۲) گیمبیا (۳) لائبیریا (۴) گھانا (۵) نائیجیریا (۶) آئیوری کوسٹ (۷) اپر وولٹا (۸) ٹوگو (۹) ڈاھومی (۱۰) گنی (۱۱) سینیگال۔ ان گیارہ ممالک میں سے سات ممالک میں جماعت احمدیہ کے باقاعدہ تبلیغی مراکز قائم ہو چکے ہیں جبکہ بقیہ علاقوں میں جماعت کے پیروکار خاصی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ قبل اس کے کہ میں اس موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کروں۔ یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ براعظم افریقہ کی تاریخی اور جغرافیائی اہمیت کا پس منظر بتا دوں تاکہ میرے موضوع کے سمجھنے میں آسانی ہو۔

براعظم افریقہ کو عرصہ دراز تک تاریک براعظم کے نام سے یاد کیا جاتا رہا ہے۔ "تاریک" کی اصطلاح استعمار پسندوں کی ایجاد ہے۔ مغربی اقوام کے غلبہ اور استحصال سے قبل مسلمانوں کے عہد حکومت میں افریقہ ایک اعلیٰ تہذیب و تمدن کا گہوارہ رہ چکا ہے۔ اس لئے اس براعظم پر لفظ "تاریک" کا اطلاق تاریخی حقائق سے صریح انحراف ہوگا۔

موجودہ دور میں براعظم افریقہ کئی لحاظ سے اہمیت کا حامل ہے۔ قدرت نے اسے بے شمار قیمتی وسائل سے نوازا ہے۔ اس کی جغرافیائی اہمیت کے پیش نظر عالمی طاقتوں میں رسہ کشی شروع ہے۔ افریقہ میں ہونے والے سیاسی اور سماجی تغیرات کا اب دوسروں پر بھی اثر پڑتا ہے۔ موجودہ صدی کے نصف آخر میں افریقہ میں بیداری کی لہر دورِ حاضرہ کا ایک نادر واقعہ ہے۔ ۱۹۵۰ء میں افریقہ میں چار آزاد اور خود مختار ریاستوں کے علاوہ سارا افریقہ غلامی کی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا لیکن اب قریباً ساٹھ آزاد ریاستیں معرض وجود میں آ چکی ہیں اور افریقہ کا اکثر حصہ آزاد ہو چکا ہے۔ آزادی کے بعد وہاں اسلام بھی بیدار اور مستحکم ہو رہا ہے۔ اسلام کی اس بیداری کو اہل مغرب اور ارباب کلیسا ایک بہت بڑا خطرہ قرار دے رہے ہیں جیسا کہ سینیٹر فل برائٹ نے اپنے دورہ افریقہ سے واپسی کے بعد جو رپورٹ آنجہانی جانسن کو دی تھی۔ اس میں یہ کہہ کر اس نے ہرگز مبالغہ سے کام نہیں لیا کہ

"انسانیت کی تقدیر مستقبل میں براعظم افریقہ سے وابستہ ہے۔ اور افریقہ کا سب سے بڑا چیلنج جس کا مغربی ممالک کو مقابلہ کرنا پڑے گا اسلام ہے۔"

اسی طرح امریکہ کے مشہور عیسائی مناد ڈاکٹر بلی گراہم نے براعظم افریقہ کے دورہ کے بعد اپنی رائے کا ان الفاظ میں ذکر کیا ہے:۔

"مجھے اکثر ایسے لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے جن کی یہ رائے ہے کہ براعظم افریقہ بالآخر اسلام کی لپیٹ میں آجائے گا۔"

(دی عرب رول ان افریقہ)
(مصنفہ جاکوس بابن)

(The Arab Role in Africa by Jacques Baulin 1962.)

اسلام کی اس بیداری کو عالم عیسائیت میں شدت سے محسوس کیا جا رہا ہے چنانچہ کیتھولک فرقہ کے ایک سربراہ نے اسلام کی افریقہ میں پیش قدمی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت جو انہوں نے افریقہ میں اپنے مشن قائم کئے ہیں ان کا انہیں از سر نو جائزہ لینا ہوگا۔ بلکہ بعض تو یہ کہتے ہیں۔

"اسلام اب افریقہ کو اسی طرح فتح کر لے گا جس طرح اس نے ساتویں صدی عیسوی میں فتح کر لیا تھا۔ لیکن اس مرتبہ اس کی پیش قدمی پُر امن ذرائع سے ہوگی۔"

عالمی طاقتوں میں تیسری دنیا میں افریقہ کا خاصہ حصہ ہے۔ اقوام متحدہ میں قریباً نصف اراکین اس براعظم سے تعلق رکھتے ہیں۔ عیسائی مناد بھرپور کوشش کر رہے ہیں کہ مذہبی لحاظ سے افریقی عوام صلیبی پرچم تلے جمع ہوں۔ کیونکہ ان کی دانست میں ایسا ہونے سے عیسائیت دنیا پر مذہبی لحاظ سے مکمل طور پر غالب آجائے گی۔ اس خواہش کے پیش نظر عیسائیت بالخصوص افریقہ میں اسلام سے برسرپیکار ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس ملک میں غالب آنے والا مذہب باقی دنیا پر غیر معمولی اثرات مرتب کرے گا۔

کلیسا کی افرادی قوت کا اندازہ ان اعداد و شمار سے ہوتا ہے جو گھانا کے کیتھولک اخبار Standard نے اپنے شمارہ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۷۱ء میں دیئے ہیں۔ جس کی رو سے افریقہ کی کل آبادی ۰۰، ۶۷، ۵۶، ۳۴ ہے جس میں ۲۵۵، ۷۶، ۷۰، ۳ صرف ایک فرقہ کیتھولک سے تعلق رکھتے ہیں اور اس فرقہ کے ۱۷،۰۸۴ مناد افریقہ میں تثلیث کا پرچار کر رہے ہیں۔ ہماری اپنی معلومات کے مطابق افریقہ میں رومن کیتھولک کی مجموعی قوت کا ۵۰ فیصد اور پروٹسٹنٹ چرچ کا ۲۵ فیصد مشنری افریقہ میں مصروف عمل ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ کلیسا کی کتنی بڑی افرادی قوت افریقہ میں اسلام سے برسرپیکار ہے۔ مزید برآں ان کی پشت پناہی مغربی طاقتیں بھی کر رہی ہیں۔

مذہبی اثر و رسوخ کے لحاظ سے براعظم افریقہ کی تقسیم

جغرافیائی لحاظ سے افریقہ کو کئی خطوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ تاریخ کے مد و جزر کے پیش نظر حکومتوں کے عروج و زوال کی بناء پر اس کی تاریخی تقسیم کر رکھی ہے۔ پھر جدید تاریخی دور میں یورپ کی سیاسی قوتوں نے افریقہ کی نو آبادیاتی تقسیم کی ہے۔ اور بیسیوں نئے ملک بنا ڈالے ہیں۔ نسلی اعتبار سے بھی ایک تقسیم ہے۔

۱۔ سفید فام افریقہ
۲۔ سیاہ فام افریقہ

بحیرہ روم کے ساتھ پائے جانے والے اس براعظم کے شمالی ممالک مصر، لیبیا، تیونس، مراکش، الجزائر وغیرہ سفید فام افریقہ میں آتے ہیں۔ صحرائے اعظم سے نچلی جانب کے ممالک جو آج کل مشرقی، مغربی، جنوبی اور وسطی افریقہ پر مشتمل ہیں سیاہ فام نسل سے آباد ہیں۔ سفید فام افریقہ کے ممالک کے لئے عیسائیت نئی چیز نہیں۔ عیسائیت کا اثر و نفوذ ابتدائی دور میں ہی ان ممالک تک پہنچ گیا تھا۔ بلکہ وہاں سے جنوب مشرق کی جانب سوڈان، حبشہ وغیرہ ممالک میں عیسائیت شروع میں ہی مستحکم ہو چکی تھی۔ صحرائے اعظم کے اس پار عیسائی اثرات شمالی افریقہ سے نہیں گئے تھے۔ بلکہ ۱۶ویں اور ۱۷ویں صدی عیسوی میں یورپ کے سیاحوں اور منادوں کے ذریعہ پہنچے ہیں۔ مشرقی، مغربی اور جنوبی افریقہ میں ان کا خاصہ اثر و نفوذ ہوا۔ بلکہ جنوب ان کا خاصہ گڑھ بن گیا ہے جہاں کلیسا ایک بلند اور مستحکم قلعہ کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ تاہم اسلام کی پیش قدمی کے سامنے عیسائیت کی پسپائی ایک ناقابل تردید حقیقت بن چکی ہے۔ چنانچہ ایک مسیحی مقالہ نگار اسلام کی اس پیش قدمی کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہے:۔

ٹیمپل گریڈنر کا اسلام کے بارہ میں وہ بیان جو انہوں نے پچاس سال قبل دیا تھا۔ وہ آج حقیقت بن چکا ہے۔

"اسلام ہی ایک بہت بڑا مذہب ہے۔ جو عیسائیت کے بعد معرض وجود میں آیا ہے۔ یہی وہ ایک مذہب ہے جو عیسائیت کی صداقت کا کلی طور پر منکر ہے۔ یہی وہ ایک مذہب ہے۔ جو اس بات کا مدعی ہے کہ عیسائیت کی تکمیل کے لئے اس پر سبقت لے جائے۔ اور اس کی اصلاح کے لئے آیا ہے۔ اسلام ہی وہ واحد مذہب ہے جو دنیا کے بعض حصوں میں نہ صرف عیسائیت پر بازی لے جا رہا ہے بلکہ وقت سے پہلے ہی مقابلہ کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔"

([illegible])

مطبوعہ اسلام [illegible]

پہلے سفید فام افریقہ میں آیا [illegible]

تجار کے ذریعہ مشرقی افریقہ کے ساحلی مقامات پر قائم ہوا۔ شمالی افریقہ کے اور وسطی اور مغربی افریقہ کے درمیان صحرائے اعظم واقع ہے۔ جس کو مغربی مبصرین کسی وقت اسلام کی ترویج واشاعت میں سدِ سکندری تصور کرتے تھے۔ مغربی مبصرین کی رائے ہے کہ اگر یہ مہیب صحرا راہ میں حائل نہ ہوتا تو مسلمان افریقہ کے ان ممالک میں بھی اسلام مستحکم کر دیتے۔ اور آج دنیا کی تاریخ کا کچھ اور رنگ ہوتا۔ یہ صحرا اگرچہ قدرتی روک تھا۔ لیکن مسلمان تجار تجارتی اغراض کے لئے اسے وقتاً فوقتاً عبور کرتے رہے اور ساتھ ساتھ اسلامی اثرات بھی پھیلاتے رہے لیکن ان انفرادی کوششوں سے وہ نتائج نہیں نکل سکے جو اسلامی فتوحات کے نتیجہ میں شمالی افریقہ یا دوسرے مفتوحہ علاقوں میں ہوئے۔ کسی جبر یا تشدد کے نتیجہ میں نہیں بلکہ اسلامی حکومت کے اعلیٰ نظم و نسق۔ عدل و انصاف، عمائدین اسلام اور علماء کے ذاتی نیک نمونہ سے۔

افریقہ میں اسلام کے ورود کا مختصر جائزہ

اسلام افریقہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مکی دور میں ہی پہنچ گیا تھا۔ ہجرت اولیٰ اور ثانیہ میں کئی مسلمان مرد و زن حبشہ میں وارد ہوئے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے والی مصر کی طرح نجاشی والی حبشہ کو بھی تبلیغ اسلام پر مشتمل ایک خط لکھ کر دعوت اسلام دی۔ خدا تعالےٰ نے اس کا سینہ نور اسلام سے منور کیا۔ اور وہ آپ پر ایمان لے آیا۔ اور اس کی فطرت سلیمہ اور نیکی ہی کا نتیجہ تھا کہ خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مدینہ میں بذریعہ وحی اس کی وفات کی خبر دی۔ اور حضورؐ نے خود ہی اس کی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی۔

علاوہ ازیں اسلامی سرحدوں کی حفاظت کے لئے مسلمانوں کو متعدد معرکے لڑنے پڑے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بھی اسی طرف توجہ کرنی پڑی۔ دفاعی سکیم کے تحت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں حضرت عمرو بن العاص رضؓ نے مصر فتح کیا۔ تا اس جانب سے بازنطینی عرب پر حملہ آور نہ ہو سکیں۔

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں شمالی افریقہ کی فتوحات کا سلسلہ جاری رہا عبداللہ بن ابی سرح کی زیر قیادت مسلمانوں نے لیبیا۔ تیونس۔ مراکش اور الجزائر کے بعض علاقے فتح کئے۔

حضرت امیر معاویہ رضؓ کے دور میں مشرقی افریقہ میں مزید فتوحات ہوئیں۔ عمرو بن العاص رضؓ نے حضرت عقبہ رضؓ بن نافع اور معاویہ بن خدیج رضؓ کو بعض نئی مہمات پر مامور کیا۔ حضرت عقبہ بن نافع رضؓ مغرب اقصےٰ کو فتح کرتے ہوئے مراکش کے آگے بڑھے اور جب بحر اوقیانوس پر پہنچے تو جوش میں اپنا گھوڑا سمندر میں ڈال دیا۔ اور حسرت بھرے دل سے کہا:

"خدایا اگر یہ سمندر کی لہریں میرے گھوڑے کی رفتار کو مسدود نہ کر دیتیں تو میں کہیں پار دور دراز ممالک میں تیرے نام کی تقدیس کرتا ہوا چلا جاتا"

حضرت عقبہ رضؓ بن نافع کی سعید روح کو یقیناً اس بات سے خوشی ہوئی ہوگی کہ تیرہ سو سال بعد جماعت احمدیہ کے مجاہدین اس بحر ظلمات کا سینہ چیر کر مغربی افریقہ کے ساحل پر اترے۔ اور حضرت محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کا پرچم لہرایا۔ جب کبھی مغربی مصنفین جماعت احمدیہ کی مغربی افریقہ میں تبلیغی مساعی کا تذکرہ کرتے ہیں تو وہ اسے ہمیشہ کوسٹل ریلیجن coastal Religion کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ یعنی یہ وہ اسلام ہے جس نے سمندروں کو عبور کر کے اپنے تبلیغی مراکز افریقہ کے ساحلوں پر قائم کئے۔

احمدیت کا پیغام افریقہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں ہی پہنچ چکا تھا۔ لیکن باقاعدہ تبلیغی مراکز ۱۹۲۱ء میں قائم ہوئے۔ جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک جلیل القدر صحابی حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر رضی اللہ عنہ نے سرزمین افریقہ پر اپنا قدم رکھا۔ جب آپ وہاں پہنچے تو سارے مغربی افریقہ پر عیسائیت کا پرچم لہرا رہا تھا۔ دولت و اقتدار کے سایہ میں دجال کی ایک بڑی فوج پادریوں کے لباس میں اسلام پر زبردست حملہ آور تھی۔ پھر مسلمانوں کا روحانی و سیاسی زوال بھی عیسائیت کے فروغ کا موجب بنا۔

تاریخ کی مسلسل شہادتوں کے مطابق جب کوئی قوم کسی ملک کو فتح کر لیتی ہے۔ تو فاتح اقوام کا اثر و نفوذ صرف مفتوحہ اقوام کے جسموں تک محدود نہیں ہوتا بلکہ ان کے دلوں اور دماغوں کو بھی مسخر کر لیتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مفتوح اقوام اپنے قومی خصائص اور روایات کو نہ صرف بتدریج نظر انداز کرتی ہیں بلکہ ایک مدت تک ذہنی تجاذب کا سلسلہ جاری رہتا ہے جس کے باعث آخر کار وہ اپنی قومی اور مذہبی روایات سے نفرت کرنے لگ جاتی ہیں۔ اور ان کے لئے صرف فاتح قوم کی نقالی ہی سرمایۂ افتخار رہ جاتی ہے۔

احمدی مجاہدین کے مغربی افریقہ میں ورود سے قبل اگر وہاں کبھی اسلام تھا بھی تو وہ اسلام نہیں بلکہ اسلام کی ایک بگڑی ہوئی صورت تھی۔ مسلمانوں کی نکبت و ذلت۔ افلاس اور غربت کو پادری صاحبان اسلام کی تعلیم ہی کا نتیجہ قرار دیتے تھے۔ اور کہتے تھے کہ مسلمان ترقی نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ وہ اسلام کو خیرباد نہ کہے۔ ترکی کی مثال دے کر کہتے کہ جب اتاترک نے مذہب کے بندھنوں کو ڈھیلا کیا تو ترکی نے بھی ترقی کی۔ گویا مغربی افریقہ میں اسلام اور پسماندگی۔ اسلام اور اخلاقی پستی ایک ہی چیز کا نام تھا۔

ہمارے اول المجاہدین حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر رضؓ نے وہاں کے حالات کا جائزہ لے کر یہ رپورٹ بھجوائی کہ "مغربی استعمار عیسائیت کے فروغ کے لئے روپیہ پانی کی طرح بہا رہا ہے۔ اسلام کی تبلیغ کے رستہ میں سیاسی کارروائیاں بھی مصروف عمل ہیں۔ چنانچہ قیصر جرمنی جن کے متعلق یہ مشہور ہو چکا تھا کہ وہ پوشیدہ طور پر مسلمان ہو چکا ہے۔ جنگ طرابلس کے موقعہ پر ایک گشتی مراسلہ ملا جس میں قیصر جرمنی نے عیسائیت کے فروغ کے لئے مشنریوں کو ہدایات بھجوائی تھیں کہ مسلمانوں کو ختنہ کرانے اور وعظ کی ممانعت کی جائے۔ کم از کم سرکاری ملازموں کو اس امر کا پابند کیا جائے۔ اور مقامی باشندوں کو کثرت سے سؤر پالنے کی ترغیب دی جائے۔

(بحوالہ پیغام صلح ۱۶ر اپریل ۱۹۱۶ء)

لیکن احمدی مجاہدین اپنے امام کی نگرانی میں حسب ارشاد ربانی

وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّمِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَعَدُوَّكُمْ وَاٰخَرِيْنَ مِنْ دُوْنِهِمْ لَا تَعْلَمُوْنَهُمْ اَللّٰهُ يَعْلَمُهُمْ

(سورۃ الانفال ع ۸)

دشمن کی نقل و حرکت پر کڑی نگرانی کرتے رہے اور اپنے محدود وسائل کے باوجود ان کا سد باب کرتے رہے۔

پھر مسلمانوں کے خلاف اسلام معتقدات بھی عیسائیت کے فروغ کا موجب بنے۔ پادری ان ہتھیاروں سے مسلح تھے جو انہوں نے مسلمانوں سے لئے تھے۔ مثلاً حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں کو زندہ کرنا۔ پرندے پیدا کرنا اور آج تک آسمان پر زندہ رہتے چلے آنا۔ یہ ایسے نظریات و معتقدات تھے۔ جو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی خدائی کے کامل ثبوت تھے۔ انہی مسلمات کو بنیاد بنا کر دجال کا لشکر اسلام پر حملہ آور ہوا۔ اور مسلمان ان کی اس یلغار کے سامنے بے بس ہو گئے۔

(باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مال اور احسان کس کا ہے؟

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

"...... یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالےٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو بلکہ یہ اس کا احسان ہے۔ کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے۔ اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کر دے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی"

(تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۵۳-۵۵)

احباب جماعت ہمیشہ اللہ تعالےٰ کے عظیم احسانات کو یاد رکھتے ہوئے چندہ جات کی بروقت ادائیگی کا اہتمام فرماتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے شکرگزار بندوں میں شامل فرمائے۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

درخواستِ دعا

میرا پوتا مغفور احمد سخت بیمار ہے۔ اور میری بھی صحت کمزور ہے۔ دوستوں کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

(میاں خان پنشنر احمد نگر ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت احمدیہ کے چھیاسیویں (۸۶) جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

دوسرے روز کا پہلا اجلاس

(۶)

حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئیاں:

جلسہ سالانہ کے دوسرے روز کی تیسری تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) نے "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں" کے موضوع پر فرمائی۔ آپ نے فرمایا۔ غیب کا اصل مالک تو خدا تعالیٰ ہے لیکن وہ جب چاہتا ہے اپنی غیب کی خبروں سے بڑی کثرت سے اپنے رسولوں کو خاص طور پر آگاہ کرتا ہے یہ غیبی خبریں اور پوشیدہ امور ایسے ہوتے ہیں جن پر عقل انسانی کے ذریعہ اطلاع پانا ناممکن ہوتا ہے۔ یہ غیبی خبریں ایک علیم و خبیر ہستی کا پتہ دیتی ہیں اور اس کے برگزیدہ بندوں کی صداقت کا زبردست ثبوت ہوتی ہیں۔

آپ نے فرمایا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اسی زمانہ کے لئے خدا تعالیٰ کے مرسل اور مامور تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنی سنت اور وعدہ کے مطابق آپ پر بڑی کثرت سے امور غیبیہ کا اظہار فرمایا اور بہت سے پوشیدہ امور اور اسرار پر آپ کو اطلاع دی آپ نے آئندہ ہونے والے واقعات اور زبردست پیشگوئیوں پر مشتمل جو خبریں دنیا کو دیں ان میں سے بعض تو پوری پوری قوم کے متعلق تھیں۔ بعض مختلف ملکوں اور ان کی حکومتوں سے متعلق تھیں۔ بعض آپ کی جماعت کی ترقی اور غلبہ اسلام سے متعلق تھیں بعض دشمنوں کی ناکامی و نامرادی سے متعلق تھیں اور بعض دوستوں کیلئے خوشخبریوں پر مشتمل تھیں۔ یہ پیشگوئیاں ہزارہا کی تعداد میں ہیں اور ایسی زبردست ہیں کہ ان سے خدا تعالیٰ کی قدرت پوری شان سے نظر آتی ہے

آپ نے وقت کی گنجائش کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض پیشگوئیوں کی تفصیل بیان کرتے ہوئے فرمایا ان آسمانی خبروں کی وسیع اشاعت کی گئی تھی اس وقت کے رسائل و اخبارات میں شائع کرایا گیا تھا اور پھر یہ وقت پر پوری ہو کر آپ کی صداقت کا ایک زبردست ثبوت بنیں۔ اگر یہ پیشگوئیاں کسی جھوٹے شخص اور مفتری انسان کی طرف سے کی ہوئی ہوتیں تو کبھی اتنی شان اور صفائی سے پوری نہ ہوتیں کیا خدا ایک جھوٹے اور مفتری انسان کی اس طرح امداد کرتا ہے جس طرح آپ کی کی گئی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بڑی تحدی سے فرمایا تھا کہ:۔

"خدا نے اپنے زندہ کلام سے بلا واسطہ مجھے یہ اطلاع دی ہے اور مجھے اس نے کہا کہ اگر تیرے لئے یہ مشکل پیش آوے کہ لوگ کہیں ہم کیونکر سمجھیں کہ تو خدا کی طرف سے ہے تو انہیں کہہ دے کہ اس پر یہ دلیل کافی ہے کہ اس کے آسمانی نشان میرے گواہ ہیں۔ دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ پیش از وقت غیب کی باتیں بتلائی جاتی ہیں اور وہ اسرار جن کا علم خدا کے سوا کسی کو نہیں وہ قبل از وقت ظاہر کئے جاتے ہیں۔"

(ضمیمہ رسالہ جہاد)

محترم شیخ صاحب نے فرمایا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں جس شان اور حیرت انگیز طور پر پوری ہوئیں ان کی صداقت و حقانیت کو بعض غیر جانبدار مخالفین احمدیت نے بھی تسلیم کیا اور ان کے پورا ہونے کی شہادت دی آپ نے اپنے اس دعویٰ کے ثبوت میں متعدد حوالجات پیش کئے اور فرمایا۔ بے شک ان پیشگوئیوں کے پورا ہو جانے پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کھلے کھلے طور پر ثابت ہوتی ہے لیکن آپ کی بعثت کا مقصد دین اسلام کو دنیا میں غالب کرنا تھا اور اسلام کی حقانیت کو ثابت کرنا تھا۔ حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن اور آپ کی دائمی زندگی کو دنیا میں ثابت کرنا تھا اس غرض کے لئے آپ کو مختلف حربے عطا کئے گئے ان آسمانی حربوں میں سے ایک زبردست حربہ پیشگوئیوں کا تھا جو ہزارہا کی تعداد میں آپ نے دنیا کے سامنے پیش کیں تا اسلام اور حضرت بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی اکمل شان اور علو مرتبت کا اظہار ہو۔

محترم شیخ صاحب نے اس وسوسہ کا بھی جواب دیا کہ پیشگوئی کرنا اور غیب کی باتوں کی اطلاع دینا انسانی طاقت سے باہر نہیں۔ نجومی کاہن علم قیافہ و مسمریزم کے ماہر بھی قبل از وقت خبریں دے دیتے ہیں اور بعض وقت ان کی باتیں سچی نکل آتی ہیں آپ نے فرمایا اول تو ایسا کہنا اور سمجھنا قرآن کریم کے اس فرمان کے خلاف ہے کہ وہ غیب کی خبروں سے کثرت کے ساتھ صرف اپنے برگزیدہ بندوں کو اطلاع دیتا ہے جنہیں رسول بنا کر اور مامور کر کے دنیا میں بھیجتا ہے پھر خدا تعالیٰ کے برگزیدوں اور ماموروں کی پیشگوئیوں اور عام لوگوں کی پیشگوئیوں میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے کاہنوں اور نجومیوں کی باتیں محض ظن پر مبنی ہوتی ہیں ان میں یقین اور قطعیت ہرگز نہیں ہوتی اور نہ خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت ان کے ساتھ ہوتی ہے اس کے برعکس خدا تعالیٰ کے برگزیدہ بندوں کی پیشگوئیوں میں بڑی تحدی ہوتی ہے وہ یقینی اور علم حقیقی پر مشتمل ہوتی ہیں۔ ظن اور شبہ کا ان میں شائبہ تک نہیں ہوتا ان کے ساتھ خدا تعالیٰ کی خاص تائید ہوتی ہے۔

انڈونیشین وفد کے نمائندہ کی تقریر:

محترم شیخ مبارک احمد صاحب فاضل کی تقریر کے بعد مکرم صدر الدین یحییٰ پنتو آف انڈونیشیا نے انڈونیشی وفد کے نمائندہ کی حیثیت سے اردو میں مختصر تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا میں جزائر شرق الہند (انڈونیشیا) سے آرہا ہوں مجھ سے اکثر یہاں کے لوگ متعارف ہیں کیونکہ میں نے ایک عرصہ قادیان میں بغرض حصول تعلیم گزارا ہے۔ اس کے بعد میں کراچی۔ بمبئی اور کابل میں قونصل اور ناظم الامور کی حیثیت سے متعین رہا ہوں اس طرح مجھے قادیان اور ربوہ میں بار بار آنے کے مواقع میسر آئے۔ انڈونیشی وفد ۲۳ افراد پر مشتمل ہے اور میں ان کے نمائندہ کی حیثیت سے انڈونیشیا میں بسنے والے ہزارہا احمدی بھائیوں اور بہنوں کا محبت بھرا سلام آپ احباب تک پہنچانے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔ انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی ۸۰ شاخیں ہیں جو اس کے ۲۷ صوبوں میں پھیلی ہوئی ہیں۔ جماعت وہاں تبلیغ کا کام جاری رکھے ہوئے ہے اور بعض مشکلات کے باوجود ترقی کر رہی ہے اور وہ دن دور نہیں جب انڈونیشیا کی ساری آبادی جو چودہ کروڑ نفوس پر مشتمل ہے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے نور سے منور ہو گی۔

آپ نے فرمایا میں احباب جماعت کو یہ خوشخبری سنانا چاہتا ہوں کہ انڈونیشی زبان میں قرآن کریم کی تفسیر اور ترجمہ مکمل ہو چکا ہے پہلے دس پارے شائع ہو کر عوام کے ہاتھوں میں پہنچ چکے ہیں۔ باقی بیس پاروں کا ترجمہ اور تفسیر پر نظر ثانی ہو رہی ہے اور امید ہے کہ وہ بھی جلد شائع ہو جائیں گے۔

آپ نے فرمایا۔ یہ جلسہ سالانہ جس کی بنیاد سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے مبارک ہاتھوں سے رکھی اور جس میں شرکت کی غرض۔ اس کے روحانی فیوض سے بہرہ ور ہونا اور اس میں کئے گئے علماء کرام کے لیکچروں سے جو معارف و حقائق پر مشتمل ہوتے ہیں فائدہ حاصل کرنا ہے۔ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہام

"یَاْتِیْکَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ
وَیَاْتُوْنَ مِنْ کُلِّ فَجٍّ عَمِیْقٍ"

کا گونج سنائی دیتی ہے۔

آخر میں آپ نے فرمایا۔ میں دردِ دل سے احباب کرام کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ آپ ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی و ناصر ہو۔ وہ ہمیں حسنات دنیا کے ساتھ حسنات الآخرہ سے بھی نوازتا رہے اور ہماری جماعت کو نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین!

آپ نے اپنی تقریر کے آخر میں بعض ادعیہ ماثورہ دہرائیں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا۔

اس کے بعد ضروری اعلانات ہوتے اور پھر جلسہ کی کارروائی نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے دو بجے بعد دوپہر تک کے لئے ملتوی کر دی گئی۔

(باقی)

o

درخواست دعا

میں ان دنوں بعض نامساعد حالات سے دوچار ہوں۔ احباب میری مشکلات کے حل کے لئے دعا فرمائیں!

(محمد رشید بخاری۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدقہ برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۶/اکتوبر تا ۳۱/اکتوبر ۶۹ء

(۲)

۸۷ - نصرت محمود بیگم صاحبہ دختر چوہدری محمد طفیل صاحب دوالمیال کاہلوں			۰۰ـــ۱۰۰
۸۸ - ناہیدہ صاحبہ بنت سعید احمد خان صاحب گلبرگ لاہور			۰۰ـــ۱۵۰
۸۹ - بشیر احمد صاحب طور کھاریاں ضلع گجرات			۰۰ـــ۱۰
۹۰ - رشید احمد صاحب سیکرٹری مال چک ۹ پنیار ضلع سرگودھا			۰۰ـــ۴۲
۹۱ - مخدوم الطاف احمد صاحب میانی		"	۰۰ـــ۱۰
۹۲ - صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب		ربوہ	۰۰ـــ۱۰
۹۳ - حضرت مولوی محمد الدین صاحب		"	۰۰ـــ۱۰
۹۴ - شیخ محمد احمد صاحب مظہر بذریعہ شیخ محمد یوسف صاحب فیصل آباد			۰۰ـــ۳۰
۹۵ - قانتہ بشریٰ صاحبہ لاہور چھاؤنی			۰۰ـــ۴۰
۹۶ - امۃ النصیر صاحبہ بذریعہ برکت اللہ صاحب محمود ملتان			۰۰ـــ۱۰۰
۹۷ - حمیدہ قدسیہ صاحبہ معرفت مولوی ظہور حسین صاحب ربوہ			۰۰ـــ۵۰
۹۸ - محترمہ نعیمہ بشیر صاحبہ	حیدر آباد		۰۰ـــ۱۰
۹۹ - سعید احمد صاحب وکیل		"	۰۰ـــ۱۰
۱۰۰ - میر مبارک احمد صاحب ناصر		"	۰۰ـــ۲۰
۱۰۱ - حفیظۃ الرحمٰن صاحبہ		"	۰۰ـــ۴۰
۱۰۲ - احمد منیر صاحب ناصر		"	۰۰ـــ۱۵
۱۰۳ - مہر متین صاحبہ	"	"	۰۰ـــ۱۰
۱۰۴ - ماہ منیر صاحبہ	"	"	۰۰ـــ۱۰
۱۰۵ - نذیلہ نورین صاحبہ		"	۰۰ـــ۱۰
۱۰۶ - قرۃ العین صاحبہ		"	۰۰ـــ۱۰
۱۰۷ - حمدیٰ عباس صاحبہ		"	۰۰ـــ۲۰
۱۰۸ - منشی محمد خان صاحب مسجد فضل		فیصل آباد	۰۰ـــ۱۵
۱۰۹ - ڈاکٹر چوہدری رشید احمد صاحب		"	۰۰ـــ۲۰
۱۱۰ - والدہ طاہر احمد صاحب پیپلز کالونی		"	۰۰ـــ۲۰
۱۱۱ - قاری عبد الرشید صاحب	"	"	۰۰ـــ۵۰
۱۱۲ - نصرت جہاں بیگم صاحبہ	"	"	۰۰ـــ۱۱
۱۱۳ - امینہ بیگم صاحبہ	غلام محمد آباد	"	۰۰ـــ۱۰
۱۱۴ - وسیم احمد صاحب طارق	جھال خانوآنہ	"	۰۰ـــ۲۰
۱۱۵ - شیخ محمد عبد اللہ صاحب مرحوم	جناح کالونی	"	۰۰ـــ۱۰۰
۱۱۶ - شیخ لطف اللہ صاحب مرحوم	"	"	۰۰ـــ۱۰۰
۱۱۷ - لجنہ اماء اللہ	شالامار ٹاؤن	لاہور	۰۰ـــ۱۵۰
۱۱۸ - ماسٹر رشید حسین صاحب		لاہور چھاؤنی	۰۰ـــ۲۵
۱۱۹ - ثریا طاہر صاحبہ		"	۰۰ـــ۱۰۰
۱۲۰ - محمد ارشاد پراچہ صاحب		"	۰۰ـــ۱۰۰
۱۲۱ - فرخندہ اختر صاحبہ	مزنگ	لاہور	۰۰ـــ۵۰
۱۲۲ - رقیہ بشریٰ صاحبہ	"	"	۰۰ـــ۲۵
۱۲۳ - شیخ عبد الحمید صاحب	"	"	۰۰ـــ۲۵
۱۲۴ - چوہدری محمد افضل چیمہ صاحب	"	"	۰۰ـــ۱۰
۱۲۵ - وسیم احمد خان صاحب	شیکرٹی ایریا	"	۰۰ـــ۲۰
۱۲۶ - عبد القدیر خان صاحب	"	"	۰۰ـــ۱۰
۱۲۷ - ملک منور احمد صاحب جاوید	مغلپورہ	"	۰۰ـــ۴۵
۱۲۸ - محمد لطیف مرزا صاحب	"	"	۰۰ـــ۲۰
۱۲۹ - رشیدہ لطیف مرزا صاحبہ	"	"	۰۰ـــ۱۰
۱۳۰ - عبد المجید ڈوگر صاحب	"	"	۰۰ـــ۱۰
۱۳۱ - ملک سعید احمد صاحب	سول لائن	"	۰۰ـــ۱۰

۱۳۲ - امۃ الرحیم صاحبہ طیبہ	سول لائن	لاہور	۰۰ـــ۱۰
۱۳۳ - منور احمد صاحب	"	"	۰۰ـــ۱۰۰
۱۳۴ - ڈاکٹر غلام نبی اعوان صاحب	رحمانپورہ	"	۰۰ـــ۲۰
۱۳۵ - زینب ماجد صاحبہ	"	"	۰۰ـــ۲۵
۱۳۶ - امۃ الجمیل صاحبہ اہلیہ لئیق احمد صاحب	نیلہ گنبد	"	۰۰ـــ۲۵
۱۳۷ - شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی		"	۰۰ـــ۵۰
۱۳۸ - بیگم صاحبہ منیر احمد صاحب		"	۰۰ـــ۱۰۷
۱۳۹ - شیخ سعید احمد صاحب	بھاٹی گیٹ	"	۰۰ـــ۱۰
۱۴۰ - محمود احمد ظفر صاحب	"	"	۰۰ـــ۱۰
۱۴۱ - امۃ الجمیل صاحبہ	"	"	۰۰ـــ۱۰۰
۱۴۲ - امۃ المالک صاحبہ	"	"	۰۰ـــ۱۰
۱۴۳ - محمود مجیب اصغر صاحب	کینال پارک	"	۰۰ـــ۱۰
۱۴۴ - بیگم صاحبہ قریشی محمد یونس صاحب	سمن آباد	"	۰۰ـــ۲۰۰
۱۴۵ - بیگم صاحبہ مرزا عطاء اللہ صاحب	"	"	۰۰ـــ۲۴
۱۴۶ - منظور احمد صاحب	"	"	۰۰ـــ۱۰
۱۴۷ - میاں محمد شریف صاحب منجانب اہلیہ مرحومہ	"	"	۰۰ـــ۱۰
۱۴۸ - رشیدہ مشتاق صاحبہ	"	"	۰۰ـــ۱۰۰
۱۴۹ - فرزانہ چغتائی صاحبہ	"	"	۰۰ـــ۵۰
۱۵۰ - ملک عبد الرحیم صاحب قصوری	"	"	۰۰ـــ۱۰
۱۵۱ - بیگم صاحبہ شیخ عبد الرشید صاحب	"	"	۰۰ـــ۲۰
۱۵۲ - بیگم صاحبہ حمید اللہ صاحب قریشی	"	"	۰۰ـــ۱۰
۱۵۳ - بیگم صاحبہ مرحومہ شیخ محمد شریف صاحب	"	"	۰۰ـــ۱۰۰
۱۵۴ - حاجی محمود الٰہی صاحب منجانب بیگم صاحبہ	"	"	۰۰ـــ۱۰۰
۱۵۵ - خان عزیز محمد خان صاحب	"	"	۰۰ـــ۱۰
۱۵۶ - شیخ مبارک محمود صاحب پانی پتی	دہلی گیٹ	"	۰۰ـــ۱۰
۱۵۷ - عائشہ منان صاحبہ دختر لطف المنان صاحب دار الذکر		"	۰۰ـــ۱۰
۱۵۸ - طلحہ منان صاحب ابن	" "	"	۰۰ـــ۱۰
۱۵۹ - شیخ بشیر احمد صاحب	دہلی گیٹ	"	۰۰ـــ۱۵
۱۶۰ - حمیدہ بیگم صاحبہ	"	"	۰۰ـــ۵۰
۱۶۱ - خواجہ محمد شریف صاحب	"	"	۰۰ـــ۱۰
۱۶۲ - محترمہ ڈاکٹر امۃ اللہ صاحبہ معرفت میجر عطاء اللہ صاحب کھوکھر لاہور چھاؤنی			۰۰ـــ۱۰۰
۱۶۳ - زبیر احمد صاحب ابن کرنل محمد سعید صاحب		"	۰۰ـــ۱۰
۱۶۴ - عبد الغنی صاحب ہمایوں		"	۰۰ـــ۵۰
۱۶۵ - اخوند فیاض احمد صاحب		"	۰۰ـــ۲۰
۱۶۶ - ریحانہ داؤد صاحبہ		"	۰۰ـــ۱۰۰
۱۶۷ - بیگم صاحبہ چوہدری صفدر علی صاحب		"	۰۰ـــ۱۰۰
۱۶۸ - مسز حقانی صاحب	پرانی انارکلی	لاہور	۰۰ـــ۱۰
۱۶۹ - ڈاکٹر شاہد خلیل صاحب دار الذکر		"	۰۰ـــ۵۰
۱۷۰ - شیخ رفیق احمد صاحب لیبا	"	"	۰۰ـــ۱۰
۱۷۱ - لطف المنان صاحب	"	"	۰۰ـــ۲۰
۱۷۲ - اہلیہ صاحبہ کیپٹن ہدایت صاحب	"	"	۰۰ـــ۱۰

پتہ درکار ہے

مکرم حکیم طالب حسین صاحب خادم سابق ساکن موضع جھول سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بستی جھول ضلع رحیم یار خان خود یا کوئی دوست ان کے موجودہ پتہ سے دفتر وکالت مال اول تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

وصایا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۲۳۸۹۰

میں طیبہ صدیقہ بنت میاں محمد خان صاحب قوم کشمیری پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۱۰۰ روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جاتی رہے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ۔ طیبہ صدیقہ بنت میاں محمد خان صاحب احمدیہ منزل وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ میاں غلام احمد امیر جماعت احمدیہ وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ۔

گواہ شد۔ میاں برکت علی سیکرٹری اصلاح و ارشاد وزیرآباد ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر ۲۳۸۹۱

میں امۃ المتین بنت چوہدری منظور احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ طالبعلم عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی۔ ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰ روپیہ جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ۔ امۃ المتین ۵/ غلام محمد صاحب ریٹائرڈ میل اوورسیر مکان ۳/۱۲ دارالصدر غربی ربوہ۔

گواہ شد۔ فضل الٰہی مربی سلسلہ احمدیہ دارالصدر غربی الف ربوہ ضلع جھنگ۔

گواہ شد۔ دین محمد خادم مسجد اقصیٰ کوٹھی چوہدری بشیر احمد ساہی صاحب دارالصدر غربی ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۸۹۲

میں سعید احمد صابر ولد گلزار محمد صاحب مرحوم قوم کھرل۔ پیشہ واقف زندگی عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن چاہ شیخواہ ضلع ملتان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۱۴ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد۔ سعید احمد صابر ولد گلزار محمد صاحب مرحوم ساکن چاہ شیخواہ ضلع ملتان۔

گواہ شد۔ صوفی خدا بخش عبد زیروی B.A وصیت ۶۱۱۵ نائب ناظم مال وقف جدید ربوہ۔

گواہ شد۔ صوفی عبد الغفور وصیت ۱۴۳۸۵ دفتر وقف جدید ربوہ۔

مسل نمبر ۲۳۸۹۳

میں ڈاکٹر محمد اقبال ولد شیخ محمد یعقوب صاحب مرحوم قوم شیخ پیشہ طبابت عمر ۴۱ سال پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ ضلع ساہیوال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک عدد مکان واقع 22/A-BLOCK اوکاڑہ مالیت -/۲۰۰۰۰ روپیہ
۲۔ ایک عدد کلینک واقع دیپالپور چوک اوکاڑہ مالیت -/۸۵۰۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰۰۰ روپیہ ماہوار آمد بصورت طبابت ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ ڈاکٹر محمد اقبال ولد شیخ محمد یعقوب صاحب مرحوم 22/A-BLOCK اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔

گواہ شد۔ حافظ قاری محمد صدیق ولد قریشی محمد شفیع صاحب ساکن ایف بلاک اوکاڑہ۔

گواہ شد۔ میاں دین محمد بٹالوی ولد میاں جانی محمد صاحب سیکرٹری رشتہ ناطہ جماعت احمدیہ اوکاڑہ۔

مسل نمبر ۲۳۸۹۴

میں بشریٰ بیگم زوجہ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۳۶ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر وصول شدہ -/۱۰۰۰ روپیہ (جس کا حصہ ادا کروں گی)
۲۔ گلے کا ہار ۸ تولہ۔ انگوٹھی ۱ تولہ۔ بالیاں ۱ تولہ قیمت -/۷۰۰۰ روپیہ۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰ روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ۔ بشریٰ بیگم ز/ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب 22/A-BLOCK اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔

گواہ شد۔ حافظ قاری محمد صدیق ولد قریشی محمد شفیع صاحب ایف بلاک اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔

گواہ شد۔ ڈاکٹر محمد اقبال خاوند موصیہ ولد شیخ محمد یعقوب صاحب اوکاڑہ ضلع ساہیوال۔

مسل نمبر ۲۳۸۹۵

میں شبیر محمد ولد رحیم بخش صاحب قوم ارائیں پیشہ درزی عمر ۴۱ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۶۰ شمالی ضلع سرگودھا۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹/۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ مکان کچا مالیت -/۱۰۰۰ روپیہ
۲۔ مشین سلائی مالیت -/۲۰۰ روپیہ
۳۔ سیلنگ پنکھا مالیت -/۳۰۰ روپیہ
۴۔ نقد -/۲۰۰۰ (دو ہزار روپیہ)
۵۔ سرمایہ جو کرایہ کی دوکان میں لگایا گیا ہے -/۵۰۰ روپیہ۔
۶۔ پیڈسٹل فین و سائیکل مالیت -/۷۰۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کردی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۵۰۰ روپیہ ماہوار آمد بصورت درزی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد۔ شبیر محمد چک ۶۰ شمالی ۰۰ سرگودھا ضلع سرگودھا۔

گواہ شد۔ عبد السلام ولد فضل کریم صاحب مرحوم ماڈرن ٹیلرز گول بازار ربوہ۔

گواہ شد۔ محمد انور زاہد ولد چوہدری غلام محمد صاحب کوارٹر درویشاں ۱۰ دار الیمن

ممبران تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ برائے ۱۹۷۹ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مجلس تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے لئے برائے سال ۱۹۷۹ء مندرجہ ذیل ممبران کی منظوری عطا فرمائی ہے :-

۱ - خاکسار مرزا مبارک احمد		وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر
۲ - مکرم میاں عبد الرحیم احمد صاحب		وکیل الدیوان
۳ - ؍؍ ملک غلام احمد صاحب عطاء		وکیل الزراعت
۴ - ؍؍ چوہدری شبیر احمد صاحب		وکیل المال اوّل
۵ - ؍؍ چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب		وکیل المال ثانی
۶ - ؍؍ مولوی نذیر احمد صاحب مبشر		فاضل ممبر
۷ - ؍؍ صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب		ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ممبر
۸ - ؍؍ صاحبزادہ مرزا غلام احمد صاحب		صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ممبر
۹ - ؍؍ مجیب الرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ راولپنڈی		ممبر
۱۰ - ؍؍ چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ		ممبر
۱۱ - ؍؍ شیخ محمد احمد صاحب مظہر	فیصل آباد	ممبر
۱۲ - ؍؍ چوہدری حمید نصر اللہ خان صاحب	لاہور	ممبر

خاکسار مرزا مبارک احمد
وکیل اعلیٰ تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مطالعۂ کتب

ماہِ جنوری میں خدام کے مطالعہ کے لئے "ہمارے عقائد" مقرر ہے۔ یہ کتابچہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۹۷۸ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے اختتامی خطاب پر مشتمل ہے ہر خادم کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے۔ (مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

اِطلاع

جائیداد کی خرید و فروخت میں کئی قسم کے فراڈ اور دھوکے ہوتے ہیں اُن سے بچنے کے لئے ہم سے رجوع کریں۔

فیصل آباد اسٹیٹ ایجنسی

سمن آباد بالمقابل حبیب بنک لمیٹڈ

فیصل آباد

فون نمبر دفتر ۲۵۶۲۳ دفتری اوقات میں
گھر ۲۸۳۶۲ دفتری اوقات کے علاوہ

مشیرِ قانونی محمود احمد قمر ایڈووکیٹ

عہدیداران مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ برائے سال ۱۳۵۸ ہش / ۱۹۷۹ء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے مشورہ کو قبول فرماتے ہوئے مندرجہ ذیل اصحاب کو سال ۱۳۵۸ ہش / ۱۹۷۹ء کے لئے مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کا رکن نامزد فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور ان سب اصحاب کو بیش از پیش خدمتِ دین کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اراکینِ خصوصی :-

۱ - محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب
۲ - ؍؍ شیخ محمد احمد صاحب مظہر
۳ - ؍؍ مرزا عبد الحق صاحب
۴ - ؍؍ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب
۵ - ؍؍ مولانا عبد المالک خان صاحب
۶ - ؍؍ صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب

اراکینِ عمومی :-

۱ - نائب صدر اوّل	مکرم شیخ مبارک احمد صاحب
۲ - ؍؍ ؍؍ صف دوم	؍؍ چوہدری حمید اللہ صاحب
۳ - قائد عمومی	خاکسار ملک حبیب الرحمٰن
۴ - ؍؍ تربیت	مکرم مولوی سید احمد علی صاحب
۵ - ؍؍ تعلیم	؍؍ پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب
۶ - ؍؍ مال	؍؍ عبد الرشید صاحب غنی
۷ - ؍؍ تجنید	؍؍ محمد اسلم صاحب صابر
۸ - ؍؍ اصلاح و ارشاد	؍؍ بشارت احمد صاحب بشیر
۹ - ؍؍ ذہانت و صحتِ جسمانی	؍؍ منور احمد صاحب خالد
۱۰ - ؍؍ مجالسِ بیرون و قلم دوستی	؍؍ صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب
۱۱ - ؍؍ اشاعت و مدیر ماہنامہ انصار اللہ	؍؍ سید عبد الحی شاہ صاحب
۱۲ - ؍؍ ایثار	؍؍ غلام احمد صاحب عطاء
۱۳ - آڈیٹر	؍؍ صوفی غلام محمد صاحب
۱۴ - قائد تحریکِ جدید	؍؍ چوہدری شبیر احمد صاحب
۱۵ - ؍؍ وقفِ جدید	؍؍ پروفیسر صوفی بشارت الرحمٰن صاحب

(قائد عمومی انصار اللہ مرکزیہ)

پنجاب یونیورسٹی میں داخلے

پنجاب یونیورسٹی کے مختلف شعبہ جات میں داخلے عنقریب شروع ہونے والے ہیں۔ داخلے کے خواہش احمدی طلباء معلومات کے لئے درج ذیل ایڈریس پر رابطہ قائم کریں :-
عبد الرشید زاہد۔ کمرہ نمبر ۳۲۶ ہوسٹل نمبر ۲ پنجاب یونیورسٹی نیو کیمپس۔ لاہور)

نوخنامہ

اکسیر اپھارہ

فی پیکٹ -/۲ روپے۔ فی درجن -/۱۶ روپے
فی گرس -/۱۹۲ روپے علاوہ بونس۔ دو درجن یا زیادہ پر ڈاک خرچ بذمہ کمپنی۔
مکمل فہرست ادویات مفت

کیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
(ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ
فون ۹۰۶
پروڈکشن برانچ ۹۰۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴